نائیجیریا کے مسلمان

ثروت صولت

انیسویں صدی کے وسط میں جب انگریز سمندر کے راستے نائیجیریا پہنچے تو ملک کا جنوبی حصہ متعدد قبائلی حکومتوں میں منقسم تھا ۔ وسطی اور شمالی حصے میں فولانی مسلمانوں کی ریاستیں قائم تھیں لیکن سلطان سوکوٹو کی بالا دستی کو تسلیم کرتی تھیں ۔

انگریزوں نے ۱۸۶۱ء میں لیگوس پر قبضہ کیا ۔ اس کے بعد وہ بتدریج اندرون ملک اپنا اثر بڑھاتے رہے - انگریزوں نے انتظامی لحاظ سے نائیجیریا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ۔ ایک شمالی دوسرا جنوبی - ۱۹۳۹ء میں جنوبی حصے کو مزید دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔اس طرح نائیجیریا تین علاقوں میں تقسیم ہوگیا ۔ شمالی علاقہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی - جنوبی علاقہ جہاں مذہباً کسی کو اکثریت حاصل نہیں تھی اور مشرقی علاقہ جس میں ایبو باشندوں کی اکثریت تھی اور عیسائیت کا زور تھا ۔

آزادی کی شاہراہ پر

۱۹۴۶ء نائیجیریا کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثت رکھتا ھے ۔ اس سال ملک کے تینوں حصوں میں علاقائی اسمبلیاں قائم کی گئیں اور مرکز میں مجلس قانون ساز قائم ھوئی ۔ اس کے بعد جو سیاسی جد و جہد شروع ھوئی اس میں نائیجیریا کے مسلمانوں نے جدا گانہ حیثیت سے حصہ نہیں لیا ۔ یہ جد و جہد زیادہ تر علاقائی بنیاد پر ھوئی ۔ شمال میں چونکہ مسلمانوں کی اکثریت ھے اور وھاں کی قیادت پوری کی پوری مسلمانوں کے ھاتھوں میں ھے اس لئے شمال کی سیاست در اصل مسلمانوں کی سیاست بن گئی ۔ شمال کے مسلمانوں کو نئی آئینی اصلاحات کی وجہ سے کئی خطرے تھے ۔ مرکزی اسمبلی میں شمال کو

سر احمد وبلو،

سردونا ،

وزير اعظم

شمالى

نائيجيريا

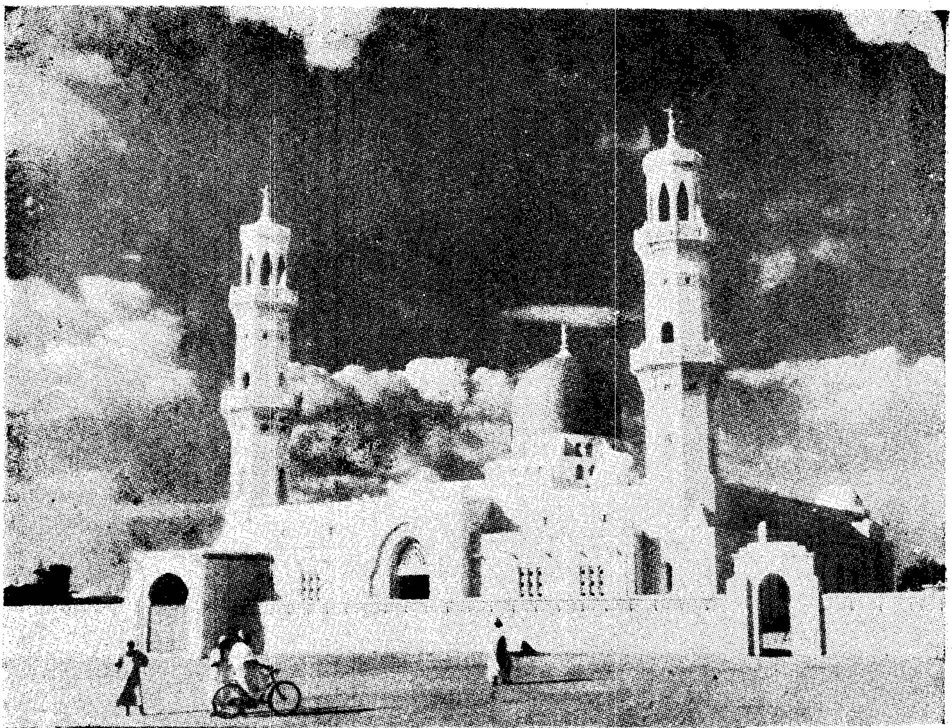

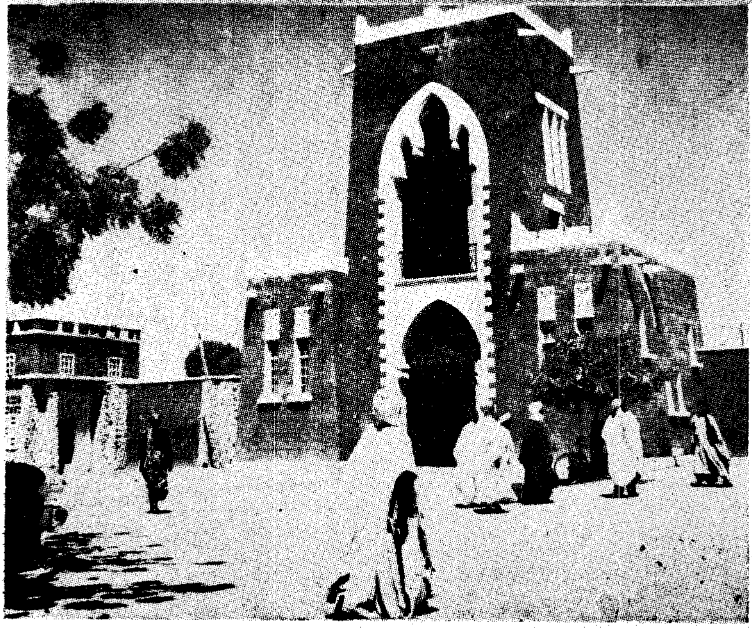

↑
کانو
کی
مسجد جامع
*
قصر امیر
(کانو)
میں
داخلے کا
صدر دروازہ
←
*

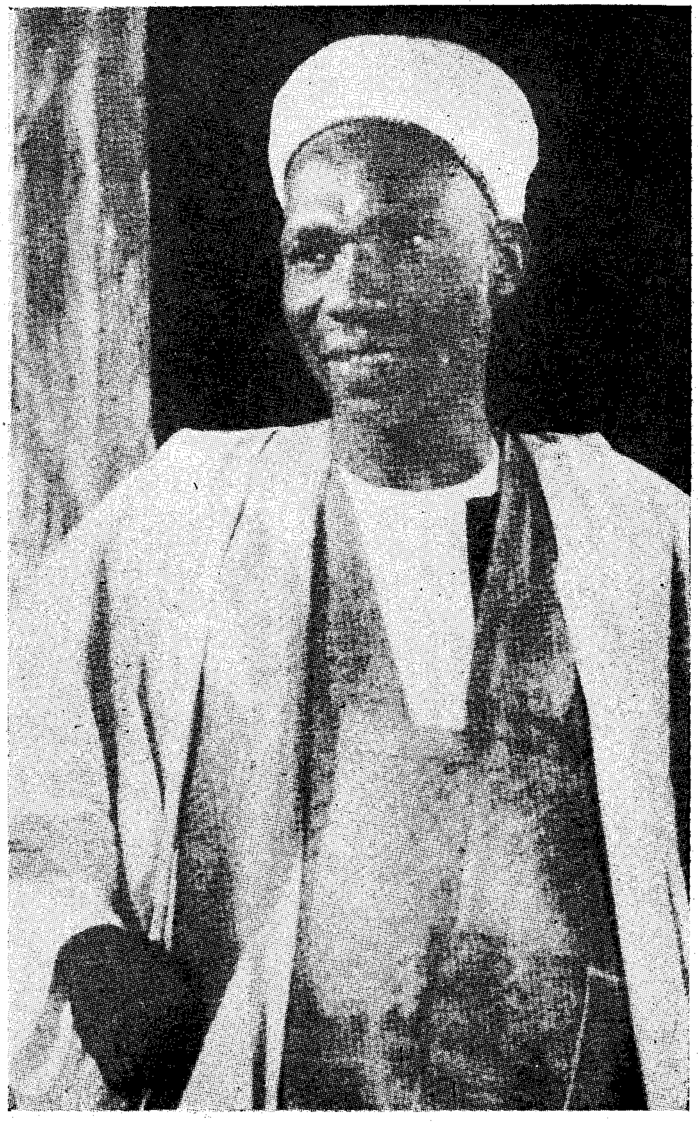

ابوبكر تفاوا بليوا ، وزير اعظم وفاق نائيجيريا

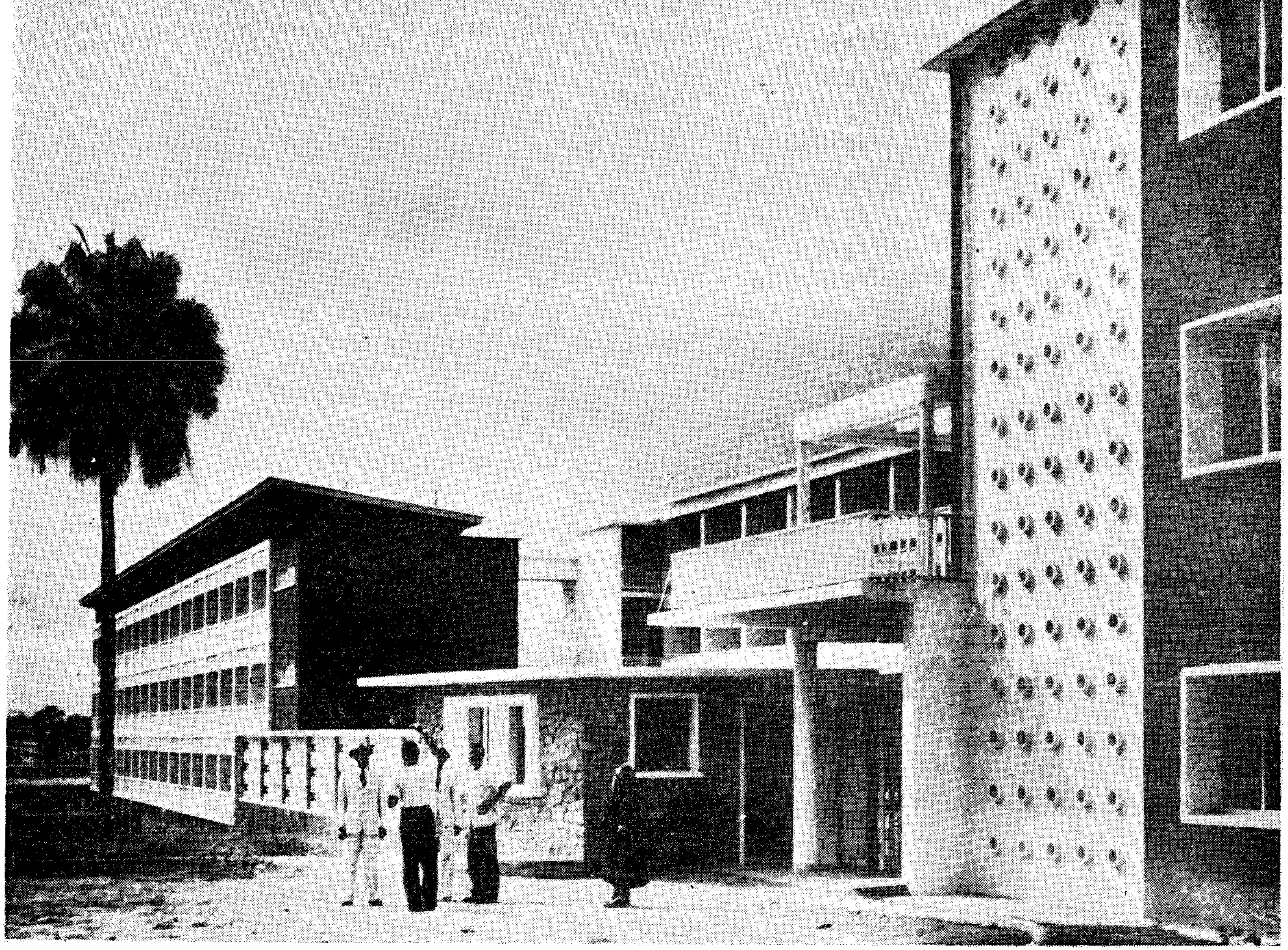

ایبادان یونیورسٹی ، نائیجیریا

تناسب سے کم نمائندگی دی گئی تھی اور شمال والے اکثریت میں ہونے کے باوجود اسمبلی میں اقلیت میں تھے - پھر چونکہ جنوب کے لوگوں میں سیاسی شعور زیادہ تھا اور ان میں تعلیم بھی زیادہ تھی اس لئے مرکزی ملازمتوں پر وھی چھائے ہوئے تھے - ان حالات کے پیش نظر شمال کے مسلمانوں کا خیال تھا کہ ایک مرکزی حکومت کے تحت وہ جنوب والوں کے غلام بن جائیں گے - اس خطرے کے سدباب کے لئے انہوں نے حسب ذیل تین مطالبے پیش کئے -

۱ - ملک میں وفاقی نظام قائم کیا جائے جس میں ہر علاقے کو اندرونی خود مختاری حاصل ہو -

۲ - وفاقی مجلس قانون ساز میں شمال کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی جائے -

۳ - ملک کی آمدنی ہر علاقے میں آبادی کے تناسب سے تقسیم کی جائے -

شمال کے ان مطالبوں کی جنوب کے باشندوں نے مخالفت کی اور شمال اور جنوب کی کشمکش اس حد تک بڑھ گئی کہ ایک مرتبہ شمال کے رہنما احمدو بلو نے یہاں تک کہہ دیا کہ '' اگر جنوب کے لوگ متحدہ نائیجیریا چاھتے ھیں تو ان کو اسلام قبول کر لینا چاھئے ''۔

بہر حال ۱۹۵۷ء میں یہ کشمکش ختم ہوگئی - شمال کے سارے مطالبات تسلیم کر لئے گئے - وفاقی نظام قائم ہو گیا - ۲ ستمبر ۱۹۵۷ء کو ابوبکر تفاوا بلیوا وفاقی نائیجیریا کے پہلے وزیر اعظم مقرر ہوئے - اس سال مشرقی اور مغربی علاقوں کو اندرونی خود مختاری دی گئی - شمالی علاقے کو ڈیڑھ سال بعد ۱۵ مارچ ۵۹ء کو خود مختاری حاصل ہوئی اور یکم اکتوبر ۶۰ء کو ابوبکر تفاوا بلیوا کی قیادت میں نائیجیریا نے برطانیہ سے مکمل آزادی حاصل کر لی - یکم اکتوبر ۶۳ء کو نائیجیریا ایک جمہوریہ قرار دیا گیا اور مشرقی علاقے کے ممتاز سیاسی رہنما ڈاکٹر ازکوی جو پہلے گورنر جنرل تھے ، صدر منتخب ہوئے - ڈاکٹر ازکوی عیسائی ھیں -

شمالی نائیجیریا

شمالی نائیجیریا اگرچہ انتظامی لحاظ سے تیرہ صوبوں میں تقسیم ہے لیکن ان میں ہر صوبہ کئی ریاستوں پر مشتمل ہے جن کو انگریزی میں Native Authorities کہا جاتا ہے - ان امارتوں کی تعداد تقریباً ستر ہے اور ان کے سربراہ امیر کہلاتے ہیں- ان امارتوں کو اندورنی خود مختاری حاصل ہے- اور امیروں کی یہ خود مختاری بالعموم ملک کی ترقی میں ایک رکاوٹ ہے - لیکن اب آہستہ آہستہ ان کے اقتدار میں کمی آرہی ہے - امیروں کی مدد کے لئے مشاورتی کونسلیں قائم کر دی گئی ہیں جن کے ممبروں کا باقاعدہ انتخاب ہوتا ہے -

شخصیات

سوکوٹو کا امیر سلطان کہلاتا ہے - موجودہ سلطان کا نام ابوبکر ہے - وہ ۱۹۳۸ء سے سلطان ہیں - اگرچہ ان کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں لیکن عثمان دان فودیو کی نسل میں ہونے کی وجہ سے ایک طرح کی مذہبی حیثیت حاصل ہے - احمدو بلو جو سلطان ابو بکر کے عہدیدار ہیں اور سردونا کہلاتے ہیں شمال کے مرد آہنی سمجھے جاتے ہیں - وہ شمالی علاقے کے وزیر اعظم بھی ہیں اور شمالی عوام کی کانگریس کے صدر بھی - احمد وبلو بھی عثمان دان فودیو کی اولاد ہیں -

ابو بکر تفاوا بلیوا شمال کے دوسرے ممتاز سیاسی رہنما ہیں - وہ اگرچہ وفاق نائیجیریا کے وزیر اعظم ہیں لیکن ان کی حیثیت احمدو بلو کے نائب کی ہے - وہ ایک قابل اور مخلص رہنما ہیں اور انہوں نے گزشتہ سالوں میں نائیجیریا کو متحد رکھنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے -

تعلیمی حالت

تعلیمی لحاظ سے نائیجیریا کے مسلمان غیر مسلموں سے بہت پیچھے ہیں جب انگریزوں کا جنوبی نائیجیریا پر قبضہ ہوا تو وہاں کے باشندوں نے اس وقت سے نئی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی - مسیحی تبلیغی اداروں نے

ان علاقوں میں جگہ جگہ مدرسے قائم کئے جن میں تعلیم حاصل کرنے میں غیر مسلم باشندوں کو کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن شمال میں مسلمانوں نے مسیحی تبلیغی اداروں کو مدرسے قائم نہیں کرنے دئیے اور سرکاری مدرسوں میں بھی زیادہ دلچسپی نہیں لی - لیکن چونکہ مسلمان خود کوئی متوازی تعلیمی نظام قائم نہ کر سکے اس لئے جدید تعلیم کا یہ مقاطعہ ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا اور وہ تعلیمی دوڑ میں اپنے ہم وطنوں سے پیچھے رہ گئے - جنوب میں یوروبا مسلمانوں کا طرز عمل کسی قدر مختلف تھا - یوروبا مسلمانوں کا چونکہ کوئی تاریخی پس منظر اور روایات نہیں تھیں اور ان کا معاشرہ ابھی تک ایک ایسا مخلوط معاشرہ ہے جس کے گھر میں مسلمان عیسائی اور مظاہر پرست رشتہ دار موجود ہیں اس لئے انہوں نے انگریزی تعلیم بغیر کسی مزاحمت کے حاصل کی - چنانچہ یوروبا مسلمانوں میں خواندگی کا تناسب دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے - شمال میں مسلمانوں کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ گروہ ''نوپے'' مسلمانوں کا ہے -

بہر حال ۱۹۵۴ء کے بعد سے شمال میں تعلیمی مہم تیز ہو گئی ہے - خاص طور پر ۱۹۵۹ء میں شمال کو اندورنی خود مختاری ملنے کے بعد تعلیم پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے - ۱۹۵۸ء میں شمالی علاقے میں طلبہ کی تعداد ۳ لاکھ ۱۸ ہزار تھی - ۱۹۷۰ء تک یہ تعداد نو لاکھ دس ہزار ہو جائیگی - ثانوی مدرسوں کی تعداد بھی ۱۹۶۱ء کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہو جائیگی تعلیم کے لئے باہر سے ماہر بلائے جارہے ہیں - چنانچہ دو سو سے زیادہ اساتذہ اور ڈاکٹر وغیرہ صرف پاکستان سے شمالی نائیجیریا گئے ہیں -

۱۹۶۲ء سے زاریا میں یونیورسٹی بھی قائم ہو گئی ہے جس کا نام احمدو بلو یونیورسٹی ہے - زاریا شمال کا ذہنی مرکز ہے -

۱۹۴۵ء سے زاریا میں ''گاسکیا کارپوریشن'' کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جس کا مقصد مقامی زبانوں میں اخبار اور رسالے شائع کرنا ہے -

زاریا کے بعد دوسرا بڑا تعلیمی مرکز کانو ہے - کانو میں احمدو بلو کالج کے علاوہ ایک میڈیکل سکول بھی قائم ہے - کانو سے ھاؤسا زبان میں ایک

روزنامہ شائع ہوتا ہے - کانو میں عربی علوم کا ایک مدرسہ ہے - اس مدرسہ میں اعلیٰ اسلامی تعلیم کا بھی ایک شعبہ ہے جس میں ۱۹۶۳ء سے جمہوریہ نائیجیریا کے طلبہ کو بھی داخلہ کی اجازت مل گئی ہے - اس مدرسہ کے نو طالب علم قاہرہ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں -

۱۹۶۲ء سے ان '' مدارس اسلامیہ '' کو سرکاری امداد ملنا شروع ہو گئی ہے جو نجی افراد کے انتظام میں یا نجی اداروں کے انتظام میں ہیں - اس کا مقصد شمال میں اسلامی تعلیم کے معیار کو بلند کرنا ہے - حال ہی میں سوکوٹو میں استادوں کی تربیت کا ایک نیا کالج قائم ہوا ہے جو عربی اور اسلامیات کے اساتذہ کے لئے مخصوص ہے - عربی اساتذہ کی تربیت کے لئے کاتسینا میں بھی ایک تین سالہ نصاب شروع کیا گیا ہے جو اگر کامیاب ہوا تو دوسری امارتوں میں بھی اس پر عمل کیا جائیگا کاتسینا میں معلمات کی تربیت کا ایک کالج موجود ہے اور اگرچہ عورتوں کی تعلیمی شمال میں بہت محدود ہے لیکن معلمات کی تربیت کے لئے مزید مدرسے بھی قائم ہو رہے ہیں -

نائیجیریا کے مسلمان فقہ مالکی کے پیرو ہیں لیکن صوبہ بورنو کے سوا عرب حنفی ہیں - پورے افریقہ کی طرح نائیجیریا میں بھی طریقت کا بہت زور ہے - صوفیا کے مختلف سلسلے مقبول ہیں - پہلے قادری سلسلہ عام تھا لیکن اب اس کا اثر بہت کم ہو گیا ہے اور گذشتہ ۲۵ سال سے تیجانی سلسلے کا زور بڑھ گیا ہے تیجانی قادریوں کے مقابلے میں شریعت پر عمل کے معاملے میں زیادہ سخت ہوتے ہیں اور شراب 'تمباکو نوشی' جھوٹ اور رشوت سے پرہیز کرتے ہیں - ٹرمنگھم نے اپنی کتاب '' مغربی افریقہ میں اسلام '' میں رمضان کے روزوں شب معراج ' عید الفطر ، عید الضحیٰ ، عاشورہ محرم ، عقیقہ اور ختنہ وغیرہ سے متعلق رسوم کا دلچسپ حال لکھا ہے - شمال میں عورتوں میں پردہ سخت ہے اور ان کو انتخاب میں ووٹ دینے کا بھی حق حاصل نہیں لیکن یوروبا عورتیں پردہ نہیں کرتیں اور ان کو حق رائے دہندگی حاصل ہے -